102538 ـ والد ملازمت کے لیے باہر بھیجنا چاہتا ہے اور بیوی بیوی نہ جانے پر اصرار کرتی ہے

سوال

میری نو ماہ قبل شادی ہوئی اور میں شادی سے لیکر باہر ملازمت کے لیے جانے تك بیوی کے ساتھ ہی رہا ہوں، چار ماہ قبل جب آنے لگا تو بیوی نے اعتراض کیا اور ہر طرح سے مجھے آنے سے روکنے کی کوشش بھی کی لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا، الحمد اللہ ہم آپس میں ايك دوسرے سے محبت کرتے اور افہام و تفہیم کی فضا رکھتے ہیں.
میں نے آتے وقت اسے مطمئن کرنے کی کوشش کی کہ وہاں جاتے ہیں سیٹ ہو کر رہائش تلاش کر کے تمہیں بھی بلا لوں گا، لیکن مجھے کوئی مناسب رہائش نہیں ملی، کیونکہ یہاں کرائے بہت زيادہ ہیں حتی کہ میری تنخواہ نصف ماہ کے لیے بھی کافی نہیں.
جب بیوی کو ان حالات کا علم ہوا تو وہ مجھے موبائل میسج کرنے لگی اور اس کے ساتھ دل کے آنسو بھی بہانے لگی کہ دل جدائی سے جل رہا ہے تم جتنی جلد ہو سکے واپس آ جاؤ لیکن دوسری طرف میرے والد صاحب مجھے کہتے ہیں کہ وہیں رہو تا کہ پیسہ کما کر بھائی کی شادی میں تعاون کر سکو.
اب صورت حال یہ ہو چکی ہے کہ بیوی روزانہ واپس آنے کا مطالبہ کرتی ہے کہ اکیلی نہیں رہ سکتی، اور والد صاحب یہیں رہنے کا مطالبہ کرتے ہیں، مجھے یہ بتائیں کہ آیا مجھے واپس چلے جانا چاہیے تا کہ بیوی پر ظلم نہ ہو سکے، یا کہ مجھے یہیں رہ کر بھائی کی شادی میں والد صاحب کا تعاون کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

ملازمت اور دوسری مشروعہ مصلحت کی خاطر خاوند کے لیے بیوی بچوں سے دور رہنا جائز ہے، لیکن چھ ماہ سے زائد نہیں، اگر اس سے زائد ہو تو بیوی کی اجازت حاصل کرنا ضروری ہے.

اس کی دلیل عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت ہے جس میں درج ہے کہ:

عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی بیٹی ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا سے دریافت کیا کہ: عورت اپنے خاوند سے کتنی دیر تك صبر کر سکتی ہے ؟

حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا: سبحان اللہ آپ جیسا شخص مجھ جیسی عورت سے اس طرح کا مسئلہ پوچھتا ہے !

تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: اگر میں مسلمانوں کو نہ دیکھنا چاہتا تو میں اس کے متعلق دریافت نہ کرتا، حفصہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا:

" پانچ ماہ، چھ ماہ " تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے لوگوں کے لیے میدان جہاد میں رہنے کے لیے چھ ماہ تک رہنے کا وقت مقرر کر دیا، ایك ماہ جانے اور ایك ماہ آنے اور چار ماہ وہاں رہنے کے لیے "

امام احمد رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

مرد اپنی بیوی سے کتنے عرصہ تك دور رہ سکتا ہے ؟

امام احمد کا جواب تھا:

" روایت کیا جاتا ہے کہ چھ ماہ تك رہ سکتا ہے "

دیکھیں: المغنی (7 / 232 - 416).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر امن والی جگہ ہو تو آدمی کا وہاں جانے میں کوئی حرج نہیں، اور اگر بیوی اسے چھ ماہ سے زائد وہاں رہنے کی اجازت دے تو اس پر کوئی حرج نہیں ہوگا، لیکن اگر بیوی اپنے حقوق مانگتے ہوئے اسے واپس آنے کا کہتی ہے تو پھر وہ اس سے چھ ماہ سے زائد دور نہیں رہ سکتا.

لیکن اگر کوئی عذر ہو مثلا مریض ہو اور علاج کرا رہا ہو تو ضرورت کے احکام خاص ہیں، بہر حال اس میں بیوی کو حق ہے جب وہ پرامن جگہ کے لیے اجازت دے تو اس میں کوئی حرج نہیں، چاہے خاوند اسطرح زیادہ بھی غائب رہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی العلماء فی عشرة النساء (106).

اس بنا پر آپ کی بیوی کا حق ہے کہ آپ اس کے پاس جائیں، اور خاص کر جب آپ کے بیان کے مطابق آپ کی تنخواہ رہائش کے لیے بھی کافی نہیں، اس کا معنی یہ ہوا کہ اس طرح تو آپ اپنی بیوی کے پاس جلد جا بھی نہیں سکتے، حالانکہ بیوی کو آپ کی ضرورت ہے.

بیوی کے حقوق کی ادائیگی اور اپنی بیوی کی حفاظت اور اہل و عیال کا خیال رکھنا کسی پر مخفی نہیں ہے، اور اس کے ساتھ محبت و الفت ہر قسم کے مال جمع کرنے پر مقدم ہوتی ہے.

اگر والد آپ کو باہر رہنے کا حکم دیتا ہے تو اس میں آپ کو اطاعت کرنا واجب نہیں؛ کیونکہ اس اطاعت میں بیوی کے حقوق ضائع ہونگے، سب کو معلوم ہے کہ اللہ خالق کی نافرمانی میں کسی بھی مخلوق کی اطاعت نہیں کی جا سکتی.

لیکن آپ والد کو مطمئن کرنے لیے نرم رویہ اختیار کریں اور انہیں بتائیں کہ بیوی سے دور رہنا اور پردیس میں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی سے دعا ہے وہ آپ کو توفیق نصیب فرمائے اور آپ کی صراط مستقیم کی راہنمائی فرمائے.

واللہ اعلم .